بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالمُرسَلِين،نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين،

أَمَّا بَعْدُ:

01-نواقض الاسلام : مقدمہ

آج کی نشست سے ان شاءاللہ تعالیٰ نواقض الاسلام لشیخ الاسلام الامام المجدد محمد بن عبد الوہاب رحمۃاللہ علیہ کے اس پیارے اور عظیم رسالے کی شرح کے درس کا آغاز کرتے ہیں اور اس رسالے کی شرح کے لیے جس شرح کا انتخاب کیا گیا ہے وہ فضیلۃالشیخ العلامہ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ کی شرح ہے جو ایک مختصر سی اور جامع شرح ہے۔

(میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتاہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائے کہ میں ان مسائل کو آسان طریقے سے بیان کر سکوں اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان مسائل کو سمجھنے کی اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے)۔

شرح کا آغاز جیسا کہ شیخ صاحب نے بغیر کسی لمبے مقدمے کے کیا ہے وہیں سے شروع کرتے ہیں اور میں الامام المجدد شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب رحمۃاللہ علیہ کی بائیو گرافی (Biography) کا ذکر نہیں کروں گا کیونکہ میں پچھلے کئی دروس میں بیان کر چکا ہوں، تو بھائیوں سے اور بہنوں سے گزارش ہے کہ اُن کی بائیو گرافی (Biography) جو پہلے بیان ہو چکی ہے کئی دروس میں اُس سے سُن لیں۔

اور اسی طریقے سے فضیلۃالشیخ العلامہ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ کی سیرت اور بائیو گرافی (Biography) بھی پچھلے کئی دروس میں ہم بیان کر چکے ہیں جو ویب سائٹ (Website) پر بھی موجود ہے تو وہاں سے سماعت فرمالیں۔

کیونکہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ماہانہ درس ہے یہ میں کوشش کروں گا کہ ہم کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ مسائل کے تعلق سے بات کر سکیں اور اسی وجہ سے اس شرح کا انتخاب کیا گیا ہے تاکہ ہم اس کتاب میں سے جو اہم مسائل ہیں اُن کو سمجھنے کی آسان طریقے سے کوشش کریں۔

تو میں پہلے شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت پڑھوں گا اور پھر شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کی شرح میں سے جو انہوں نے شرح کی ہے وہ پڑھیں گے۔

شیخ الاسلام الامام محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اعْلَمْ أَنَّ نَوَاقِضَ الإِسْلَامِ عَشَرَةُ نَوَاقِضَ" (یہ جان لو کہ بے شک نواقض اسلام دس نواقض ہیں)۔

فضیلۃ الشیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں: "الْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَصَلَّى اللهُ وَسَلَّمَ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ"۔

"قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللهُ" (شیخ صاحب رحمہ اللہ نے یہ فرمایا ہے) "(اعْلَمْ) يَعْنِي: تَعَلَّمْ وَافْهَمْ" (ان باتوں کو ان مسائل کو جانو اور سمجھو)، اور یہ کلمہ جو ہے شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں (اعلم کلمہ جو ہے) اسے کسی چیز کی اہمیت کے لیے بیان کیا جاتا ہے اور اس اہمیت کی تنبیہ کے لیے جس کا ذکر اس کے بعد میں کیا جا رہا ہے۔

"أَنَّ نَوَاقِضَ الْإِسْلَامِ عَشَرَةٌ"، شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں نواقض جمع ناقض ہے اور نواقض کہتے ہیں مبطلات کو جیسا کہ نواقض الوضوء ہیں یعنی نماز کو باطل کر دینے والی چیزیں یا وضو کو باطل کر دینے والی چیزیں، اور ان کو نواقض الوضوء بھی کہا جاتا ہے (مبطلات الوضوء کو نواقض الوضوء بھی کہا جاتا ہے)، اور ردّت کے اسباب یا ردّت کی انواع جن کو جاننا بہت ضروری ہے مسلمان کے لیے تاکہ وہ ان سے اجتناب کرے اور آگاہ رہے کیونکہ مسلمان اگر ان کو نہیں جانے گا (یعنی نواقض الاسلام کو نہیں جانے گا) تو پھر یہ خدشہ رہتا ہے کہ ان میں سے کسی ناقض کا ارتکاب نہ کر بیٹھے اور یہ بات بہت بڑی خطرناک ہے اور بڑی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ نواقض الاسلام اور اسلام کو باطل کر دینے والی چیزیں جو ہیں جن کا ہم ذکر کریں گے اور جو اسباب ردّت ہیں اسلام سے اُن کو جاننا بہت ضروری ہے۔

پھر شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں: ردت کا معنی کیا ہے اسلام سے؟ فرماتے ہیں: ردت کا معنی ہے اسلام سے رجوع کر لینا یعنی چھوڑ دینا، جو مرتد ہو جاتا ہے، وہ اس سے رجوع کر لیتا ہے، اس سے خارج ہو جاتا ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں: اسلام سے ردّت کا معنی ہے اسلام سے رجوع کر لینا اُس کو چھوڑ دینا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔: ﴿وَلَا تَرْتَدُّوا عَلَىٰٓ أَدْبَارِكُمْ فَتَنقَلِبُوا خَٰسِرِينَ﴾ (اور مرتد نہ ہو جاؤ پیٹھ دکھا کر پھر تم واپس

خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ)(المائدۃ:21)۔اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿وَمَنۡ يَّرۡتَدِدۡ مِنۡكُمۡ عَنۡ دِيۡنِهٖ فَيَمُتۡ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓـئِكَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ‌ ۚ وَاُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ‌ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ﴾(اور جو تم میں سے مرتد ہو جاتا ہے ردّت اختیار کر لیتا ہے (نعوذ باللہ) پھر اُس کی موت کفر پر ہو اُن ہی لوگوں کے اعمال اکارت ہو جاتے ہیں دنیا اور آخرت میں اور وہی اصحاب النار میں سے ہیں ہمیشہ اُس میں رہیں گے)(البقرۃ:217)۔اور یہ تحذیر ہے شدید تحذیر ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومنوں کے لیے﴿وَمَنۡ يَّرۡتَدِدۡ مِنۡكُمۡ﴾ (جو تم میں سے مرتد ہو جائے)،اے مومنو!﴿عَنۡ دِيۡنِهٖ فَيَمُتۡ وَهُوَ كَافِرٌ﴾اور وہ توبہ نہیں کرتا مرنے سے پہلے، شیخ صاحب فرماتے ہیں اور واپس اسلام کی طرف نہیں لوٹتا تو بے شک اُن کے اعمال کے تعلق سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ﴾(یعنی وہ باطل ہو گئے دنیا اور آخرت میں اور وہی لوگ اصحاب النار ہیں جو ہمیشہ اُس میں رہیں گے)۔

پھر سورۃ محمد میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿اِنَّ الَّذِيۡنَ ارۡتَدُّوۡا عَلٰٓى اَدۡبَارِهِمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الۡهُدَى‌ۙ الشَّيۡطٰنُ سَوَّلَ لَهُمۡؕ وَاَمۡلٰى لَهُمۡ﴾(بے شک جن لوگوں نے ارتداد کیا(یعنی مرتد ہوئے)اور اپنی پیٹھ کی طرف مڑ گئے اس کے بعد کہ اُن کو ہدایت بیان ہوئی شیطان نے اُن کو وسوسہ کیا(یا شیطان کے بہکاوے میں آئے)اور شیطان نے اُن کے لیے یہ راستہ آسان کیا)(محمد:25)۔

اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَنۡ يَّرۡتَدَّ مِنۡكُمۡ عَنۡ دِيۡنِهٖ فَسَوۡفَ يَاۡتِى اللّٰهُ بِقَوۡمٍ يُّحِبُّهُمۡ وَيُحِبُّوۡنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ﴾(المائدۃ:54)، شیخ صاحب فرماتے ہیں﴿مَنۡ يَّرۡتَدَّ مِنۡكُمۡ عَنۡ دِيۡنِهٖ﴾یعنی ''يَرْجِعْ عَنْ دِيْنِهِ''،یعنی ان آیات کریمہ میں شیخ صاحب فرماتے ہیں تحذیر ہے ردّت سے اور اُس پر وعید ہے۔

اور احادیث میں سے شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ" (کسی مسلمان کا خون اس وقت تک حلال نہیں ہوتا یعنی اسے قتل کرنا جائز نہیں ہوتا "إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ" سوائے ان تین صورتوں کے):

(۱) "الثَّيِّبُ الزَّانِي" (شادی شدہ شخص مرد ہو یا عورت ہو جب وہ زنا کا ارتکاب کرتا ہے)۔

(۲) "وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ" (قاتل سے قصاص لیا جاتا ہے اور اسے قتل کر دیا جاتا ہے)۔

(۳) "وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ"، شیخ صاحب فرماتے ہیں "هَذَا هُوَ الشَّاهِدُ" (یہ شاہد ہے اس حدیث میں) "الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ" (جو دین کو ترک کرنے والا ہے اور جماعت سے دوری اختیار کرنے والا ہے)۔((اور یہ حدیث متفق علیہ حدیث ہے، صحیح بخاری حدیث نمبر 6878 ہے اور صحیح مسلم حدیث نمبر 1676 ہے))۔

اور دوسری حدیث میں شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں "وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ" (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں) "مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ" (جس نے اپنے دین کو تبدیل کیا پس اسے قتل کر ڈالو)۔ ((یہ واضح حدیث ہے کہ مرتد کی سزا موت ہے اور یہ حدیث صحیح بخاری میں ہے، ابو داود میں، ترمذی میں اور مسند احمد میں))۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں "فَإِنْ كَانَ الْمُرْتَدُّونَ جَمَاعَةً" اور اگر مرتد جو ہیں وہ ایک جماعت کی صورت اختیار کر لیں جن کی طاقت بھی ہے تو پھر اُن سے قتال کیا جاتا ہے جیسا کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قتال کیا مرتدین کے خلاف جنگ کی یہاں تک کہ اُنہیں اسلام میں واپس رجوع کرنے کے لیے جنگ کی اور انہیں واپس کیا اور جو واپس نہیں ہوئے اُن سے مقاتلہ کیا اُن میں سے کوئی اپنی ردّت پر قتل ہوا اور اُن میں سے جس نے توبہ کی تو اُس نے توبہ کی، سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُن سے قتال کیا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۡ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ﴾ (المائدۃ:54)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ) "قَالَ الْعُلَمَاءُ"، علماء اس آیت کریمہ کے تعلق سے فرماتے ہیں یہ آیت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر نازل ہوئی اور سیدنا ابو بکر صدیق کے ساتھیوں پر جنہوں نے مرتدین سے قتال کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مستقبل کے تعلق سے خبر دی ﴿مَنْ يَّرْتَدَّ﴾ یعنی "هَذَا فِي الْمُسْتَقْبَلِ" (جو مرتد ہو جائے گا آنے والے وقت میں) ﴿فَسَوْفَ يَأْتِي اللهُ﴾ (تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ لے کر آئے گا) "جَاءَ اللهُ بِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَصَحَابَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَاتَلُوا الْمُرْتَدِّينَ" (شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سیدنا ابو بکر صدیق اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کو لے کر آئے جنہوں نے مرتدین سے قتال کیا)۔

یعنی یہ آیت کریمہ جو ہے سورۃ المائدۃ آیت نمبر 54 یہ نازل ہوئی سیدنا ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) پر اور اُن صحابہ پر جنہوں نے اِن کا ساتھ دیا مرتدین کے خلاف جنگ کرنے میں اور ان میں سے جو توبہ کر چکا واپس اسلام میں آیا، اور جس نے توبہ نہیں کی شیخ صاحب فرماتے ہیں وہ اپنی ردّت پر قتل ہوا۔

اس آیت کریمہ پر ذرا غور کرنا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ (اے ایمان والو!) ﴿مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ﴾ (جو تم میں سے مرتد ہو گا) ﴿عَنْ دِيْنِهٖ﴾ (اپنے دین سے) ﴿فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ﴾ (تو عنقریب اللہ تعالیٰ ایسے قوم لے کر آئے گا) ﴿يُّحِبُّهُمْ﴾ (اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرے گا) ﴿وَيُحِبُّوْنَهٗٓ﴾ (اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کریں گے)۔ ((کتنے بڑے اعزاز اور شرف کی بات ہے اس سے بڑھ کر کیا شرف ہو اکسی انسان کا اس دنیا میں کہ اللہ تعالیٰ گواہی دے رہا ہے ﴿يُّحِبُّهُمْ﴾ پہلے، کہ اللہ تعالیٰ اُن سے محبت کرے گا (اللہ تعالیٰ اُن سے محبت کرتا ہے))۔

اور محبت کرنا جیسا کہ آپ سب ساتھی جانتے ہیں پہلے بھی ہم کئی مرتبہ بیان کر چکے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور حقیقی محبت کرتا ہے (کوئی معنوی محبت نہیں یا مجازاً نہیں حقیقتاً محبت کرتا ہے) جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے اور اس مسئلے کو جاننا بہت ضروری ہے کیونکہ اس کا تعلق توحید سے ہے۔ توحید کی تین قسمیں ہیں: (۱) توحید ربوبیت ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ربّ ہے۔ (۲) دوسری قسم توحید الوہیت یا توحید عبادت بھی کہا جاتا

ہے یعنی اللہ تعالیٰ واحد سچا معبود ہے۔(۳)اور تیسری قسم ہے توحید اسماء وصفات کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ ہیں اور صفات الکمال ہیں اللہ تعالیٰ کو ان اسماء وصفات میں ایک جاننے کا نام توحید اسماء وصفات ہے اور ان صفات میں سے اللہ تعالیٰ کی صفت محبت ہے کہ اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور کئی آیات اور احادیث میں اس کا ذکر ہوا ہے۔

اہل سنت والجماعت کے عقیدے کے اصول میں سے ایک اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات پر ایمان لایا جاتا ہے جن کا ذکر قرآن مجید میں اور صحیح احادیث میں ہوا چار شرطوں کے ساتھ: (۱) بغیر انکار کرنے کے۔(۲) بغیر تحریف باطل تاویل کرنے کے۔(۳) بغیر کیفیت بیان کرنے کے۔(۴) اور بغیر مثلیت بیان کرنے کے۔

اور اہل بدعت اہل باطل جو صفات کے منکر ہیں انہوں نے تشبیہ سے کام لیا سب سے پہلے اور پھر انہوں نے انکار کیا صفات کا، اُن کے ذہن میں یہ بات آئی کہ جب اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے تو پھر مخلوق بھی محبت کرتی ہے اور دونوں میں تشابہ لازم آتا ہے مشابہت ہوتی ہے اور اس مشابہت کے خدشے کی وجہ سے اس شیطان کے وسوسے کی وجہ سے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا یا اللہ تعالیٰ کی صفات کا انکار کر دیا، ایک شَر سے بچنا چاہتے تھے اُس سے بڑے شَر میں جا گرے (اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے)۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ﴾ (ایسی قوم اللہ تعالیٰ لے کر آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں) ﴿اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (جو مومنوں کے لیے ذلیل ہیں جو مومنوں کے لیے خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں (واضع سے انکساری سے پیش آتے ہیں مومنوں کی عزت کرتے ہیں)) ﴿اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ﴾ (جو کافروں پر عزیز ہیں عزت والے ہیں اُن کے سامنے کافر ذلیل ہیں)۔اِن مومنوں کے سامنے جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے کافر سَر اٹھا کر بھی بات نہیں کر سکتے ذلت اور رسوائی کی انتہا ہو جاتی ہے ایسے مومنوں کے سامنے۔ کتنی پیاری صفات ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہوتے ہیں پھر اُن کو کوئی ذلیل نہیں کر سکتا اُن کو کوئی رسوا نہیں کر سکتا کیونکہ وہ باعزت ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں اور صحابہ کرام سے بڑھ کر دنیا میں کوئی ولی نہیں ہے اگر دنیا میں کوئی ولی ہے تو پھر صحابہ اُن اولیاؤں کے سردار ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾(وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتے رہتے ہیں) ﴿وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ﴾(اور اُن کو کسی چیز کا خدشہ یا کوئی ڈر نہیں رہتا)۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے یہ کام کرتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی تعمیل جانتے ہیں اُن کے سامنے اپنا سَر جھکا دیتے ہیں اور آگے بڑھتے رہتے ہیں۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں "وَإِنْ كَانَ الْمُرْتَدُّ شَخْصًا وَاحِدًا" ((یہ تو ہوئی کسی جماعت کی بات جن کے خلاف جنگ کی گئی ہے اور سیدنا ابو بکر صدیقؓ اور صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے مرتدین کے خلاف جنگ کی تھی واضح مثال ہے) اگر یہ مرتد ایک شخص ہو تو پھر اس کی شخص کی استتابت کی جاتی ہے اس پر حجت قائم کی جاتی ہے اور اسے کہا جاتا ہے کہ تم سے کفر ہوا ہے تم توبہ کر لو)۔

استتابت سے مراد ہے اُس سے توبہ کر لو، حجت قائم کرنے کے بعد میں ان شاء اللہ بات کریں گے اور جس پر علماء کا اختلاف ہے وہ بھی بات کریں گے اُس پر لیکن یہاں پر شیخ صاحب فرما رہے ہیں کہ اگر کسی ایک شخص سے کوئی کفریہ قول یا عمل یا عقیدے کی وجہ سے کوئی کفر واضح ہو جائے تو پھر اس سے استتابت کی جاتی ہے یعنی اسے توبہ کا حکم دیا جاتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے توبہ کر لو، اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ پھر اسے قتل کر دیا جاتا ہے اور ایسا شخص کافر اصلی جیسا نہیں ہے کیونکہ جو مرتد ہے اُس نے حق کو جان لیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے دین میں اپنے اختیار سے داخل ہوا اور اُس نے اعتراف کر لیا اقرار کر لیا کہ اسلام ہی حق ہے تو پھر اگر وہ مرتد ہو جاتا ہے تو یہ دین کے ساتھ کھلواڑ ہے دین سے کھیلنے کے مترادف ہے کیونکہ جب وہ حق جان چکا اور اُس میں داخل ہوا تو جب وہ مرتد ہو جاتا ہے تو پھر اسے قتل کر دیا جاتا ہے عقیدے کی حمایت کرتے ہوئے اور عقیدے کی حفاظت کرتے ہوئے اور یہ یعنی مرتد کو قتل کرنا ہے یہ پانچ ضروریات جو ہیں اُن کی حفاظت میں سے ہے اور سب سے پہلے اِن پانچ ضروریات میں سے دین ہے۔

اور یاد رکھیں یہ جو پانچ ضروریات ہیں دین اسلام دین فطرت ہے ان پانچ ضروریات کے لیے دین اسلام آیا ہے اور ان کی حفاظت کی ہے یعنی کوئی بھی شخص دانشور ہو دنیا کا یا کوئی عقل مند آتا ہے اور یہ کہتا ہے دین اسلام میں کوئی نقص ہے کیونکہ اس میں جو ضروریات ہیں ایک انسان کی پوری نہیں ہوتیں تو پھر وہ سب سے بڑی غلطی کرتا ہے کیونکہ دین

اسلام فطرت کا دین ہے حق دین ہے سچا دین ہے، اللہ تعالٰی کی طرف سے واحد دین ہے جو نازل ہوا ہے ہر نبی پر (جیسا کہ آگے بھی ان شاءاللہ بیان ہوگا)، تو یہ پانچ ضروریات حفظ الدین سب سے پہلے ہے، پھر حفظ العقل ہے، پھر حفظ النسل ہے، حفظ الأعراض ہے۔

یہ جو پانچ ضروریات ہیں جن میں دین کی حفاظت ہے، جان کی حفاظت ہے، نسل کی حفاظت ہے، عزت کی حفاظت ہے اور مال کی حفاظت ہے، یہ پانچ ضروریات ہیں یہ بنیادی اسباب ہیں انسان کے وجود کے لیے اس دنیا میں جو ان پانچ چیزوں پر قائم ہوتا ہے، پانچ ہیں: (۱) سب سے پہلے دین ہے۔ (۲) خون ہے جان ہے۔ (۳) عزت ہے عرض ہے۔ (۴) نسل ہے۔ (۵) مال ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں، تو دین کو ایسے نہیں چھوڑا جاتا کہ لوگ اُس سے کھیلتے رہیں جو اسلام میں داخل ہو پھر مرتد ہو جائے اُسے کوئی سزا بھی نہ ملے یعنی، بلکہ اسے قتل کر دیا جاتا ہے تاکہ عقیدے کی حمایت ہو حفاظت ہو لوگوں کے کھلواڑ سے اور جو مرتد ہو جاتا ہے بعض مرتدین ایسے ہوتے ہیں جن کو قتل کر دیا جاتا ہے بغیر اُسے توبہ کا حکم دیئے ہوئے اور یہ وہ لوگ ہیں جن کی ردّت مغلظۃ ہے شدید قسم کی ردّت ہے تو ایسے لوگوں کو قتل کر دیا جاتا ہے دین کی حمایت کے لیے اور ان پانچ ضروریات کی حمایت کے لیے جنہیں اسلام لے کر آیا ہے اور اُن کی حفاظت کا حکم دیا ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں، ان نواقض کو جاننا اور سمجھنا بہت ضروری ہے اور علماء نے کئی تصنیفات اس موضوع کے تعلق سے لکھی ہیں، اور خاص اس موضوع کے تعلق سے فقہ کی کتابوں میں بھی خاص کتابیں لکھی گئی ہیں اور خاص ابواب باندھے گئے ہیں جن میں "حکم مرتد" کے نام سے تقریباً فقہ کی ہر کتاب میں موجود ہے جس کو کہا جاتا ہے "کتاب حکم المرتد"، یا "باب حکم المرتد" (تو بعض فقہ میں علماء نے جنہوں نے فقہ میں کتابوں کی تالیف کی ہے بعض نے کتاب باندھی ہے حکم مرتد، اور بعض نے باب باندھا ہے حکم مرتد کے نام سے) مطولات اور مختصرات دونوں (یعنی جو لمبی کتابیں لکھی گئیں فقہ میں یا مختصر سی کتابیں لکھی گئی ہیں) ان سب میں اس کا ذکر ہے۔

انہوں نے کہا (یعنی اُن فقہاء نے جنہوں نے ذکر کیا حکم مرتد کا) کہ مرتد وہ ہوتا ہے جو کفر کرتا ہے اسلام کے بعد دل کے عقیدے کی وجہ سے یا شک کی وجہ سے جو اسے وارد ہوتا ہے دین کے کسی اُمر میں یا کچھ ایسا فعل کر بیٹھتا ہے جیسا کہ اللہ تعالٰی کے سوا کسی کے لیے سجدہ کرنا، یا غیر اللہ کے قربانی کرنا، یا غیر اللہ کے لیے منّت ماننا نذر کرنا، جو ایسا عمل کرتا ہے یا

ایسا فعل کرتا ہے تو وہ مرتد ہو جاتا ہے۔ یا کوئی ایسا قول جیسا کہ کوئی اللہ تعالیٰ کو گالی دیتا ہے یا اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دیتا ہے، یا دین اسلام کو گالی دیتا ہے (نعوذ باللہ)، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ۝٦٥ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۝٦٦﴾ (اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان کو کہہ دیں کیا صرف اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کی آیات اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی رہ گئے ہیں جن سے تم استہزاء کرتے ہو (مذاق اُڑاتے ہو) اب عذر نہ کرو ایمان کے بعد یقیناً تم لوگوں نے کفر کیا) (التوبہ:65-66)۔ ((تو یہ واضح دلیل ہے ایمان کے بعد بھی کفر ممکن ہے))۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں، ردّت قول سے بھی ہوتی ہے ردّت فعل سے بھی ہوتی ہے اور ردّت اعتقاد سے بھی ہوتی ہے (نعوذ باللہ، اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے)، اور شک سے بھی ہوتی ہے۔ دین میں کسی اُمر میں اگر شک ہو جاتا ہے جیسا کہ کوئی شخص اگر نماز کی فرضیت پر شک کرتا ہے یا زکوۃ کے وجوب پر شک کرتا ہے، یا توحید پر شک کرتا ہے تو ایسا شخص کافر ہے اور شک سے مراد ہے تردّد ہو دو چیزوں کے بیچ میں (کہ ہو بھی سکتا ہے نہیں بھی ہو سکتا اُسے یقین نہیں ہوتا)۔

تو شیخ صاحب اس وقت کفر الشک کی بات کر رہے ہیں اور دین اسلام میں جو شک کرتا ہے کہ حق دین ہے یا نہیں وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے، جو اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر شک کرتا ہے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے کافر ہے ایسا شخص۔

یعنی اگر کوئی شخص کلمہ پڑھنا چاہتا ہے (اور دیکھیں یہ دین کی بنیادیں ہیں) ہم کلمہ پڑھتے ہیں "لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ" اور اس کلمے سے ہم دین اسلام میں داخل ہوتے ہیں اور (نعوذ باللہ) اس دین اسلام سے خارج وہ لوگ ہوتے ہیں جو اس کلمے کے منافی اُمور میں سے کسی اُمر پر وہ عمل کرتے ہیں، اس لیے یاد رکھیں جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ **اللہ تعالیٰ پر ایمان اور آخرت پر ایمان کافی ہے اور اگر کوئی شخص رسول پر ایمان نہیں لے کر آتا وہ جنت میں جا سکتا ہے بہت کم چانسز (Chances) ہیں**، تو یہ بات بالکل غلط ہے بے بنیاد ہے! جو شک کرتا ہے اور وہ تو یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر ایمان نہیں لاتا تو جنت میں جانے کا چانس (Chance) ہے!

ہم یہ کہتے ہیں جو شک کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر کہ وہ نبی ہیں کہ نہیں اُس پر بھی جنت حرام ہے وہ کافر ہے چاہے وہ کلمہ پڑھنے کے بعد شک کرے یا دین اسلام میں داخل ہونے سے پہلے تو وہ پہلے سے ہی کافر ہے لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے کر آتا ہے آخرت پر بھی ایمان لے کر آتا ہے اور ارکان ایمان سب پر ایمان لے کر آتا ہے ہر نبی پر اُس کا ایمان ہے، ہر فرشتے پر اُس کا ایمان ہے ہر کتاب پر اس کا ایمان ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی، تقدیر پر بھی ایمان ہے آخرت پر بھی ایمان ہے لیکن اسے شک ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے نبی ہیں یا نہیں وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے اس شک کی بنیاد پر۔

اگر وہ شک کرتا ہے کہ جتنے بھی انبیاء ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں اور صحیح حدیث میں ہوا ہے جن کی نبوت پر اتفاق ہے اگر وہ اُن پر شک کرتا ہے اُن میں سے کسی پر بھی وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

تو یاد رکھیں یہ ایمانیات کی باتیں ہیں ایمان اور کفر کی باتیں ہیں تو مسلمان کو چاہیے کہ ان مسائل کو بہترین طریقے سے سمجھے اور اپنا عقیدہ مضبوط کرلے اپنے دائیں بائیں آگے پیچھے مت دیکھے اِن لوگوں کی طرف جو دعوت کے نام پر لوگوں کو ایک طرف دعوت بھی دے رہے ہیں اسلام میں بھی لوگ دھڑا دھڑ داخل ہو رہے ہیں لیکن کس اسلام میں داخل ہو رہے ہیں؟! کلمہ توحید کی بنیاد کا علم جسے نہ ہو اور ''لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ'' میں غلطی کرتا پھرے اور غلطی کر کے لوگوں کو اس دین کی طرف بلاتا ہو تو کیا لوگ اُس دین پر ثابت قدم رہیں گے؟! ہمارا چیلنج (Challenge) دیکھیں آج کے زمانے میں کہ ہمارے اپنے مسلمان اس کلمہ توحید سے دور ہیں!

میں یہ نہیں کہہ رہا کہ لوگوں کو دعوت مت دیں لوگوں کو دعوت دیں لیکن علم کی بنیاد پر دعوت دیں، لوگوں کو دعوت دیں حق کی طرف دعوت دیں پہلے حق کو خود سمجھیں، کلمہ توحید کی طرف دعوت دیں کلمہ توحید کو پہلے خود سمجھیں، جب آپ سمجھ لیں گے صحیح طریقے سے اور آپ اُس پر عمل بھی کریں گے دعوت تیسرے نمبر پر آتی ہے دعوت پہلے نمبر پر نہیں آتی۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ بس دعوت دیں نکلیں گھر سے اور لوگوں کو بلائیں دین کی طرف، لوگوں کو کلمہ پڑھوائیں لوگوں کو کلمہ پڑھنا نہیں آتا!

میرے بھائی! لوگوں کو کلمہ بھی پڑھوائیں لوگوں کو دین کی طرف بھی بلائیں لوگوں کو اسلام میں بھی داخل کریں یہ مطلب شرعی ہے ضروری ہے لیکن اُس سے پہلے کیا ہے سب سے پہلے کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَاعۡلَمۡ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ (محمد:19)

(اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ جان لیں ضرور جان لیں کہ لاإلہ إلا اللہ ہے)

تو علم پہلے ہے، میرے بھائیو! کلمہ توحید کے لیے بھی علم کی ضرورت ہے، اگر آپ کو اللہ تعالیٰ کی معرفت نہیں ہے (صحیح معرفت) آپ کیا لوگوں کو بلائیں گے!؟ کس اسلام کی طرف بلائیں گے آپ؟! جس کا کلمہ پڑھ رہے ہیں اُس ذات کی معرفت آپ کو ٹھیک طریقے سے نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات سے آپ واقف نہیں ہیں، تقدیر میں آپ کو شک ہے، اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے یا نہیں ہے یہ کون سا اسلام ہے میرے بھائیو؟! اور کون سا کلمہ توحید ہے؟! بعض لوگ کہتے ہیں **"نہیں یار لوگوں کو مسلمان تو بنارہے ہیں کچھ کر تو رہے ہیں"**۔

میرے بھائی! جو کلمہ پڑھتا ہے کہتا ہے "لاإلہ إلا اللہ" پھر اس کے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ جس ذات کا میں کلمہ پڑھ رہا ہوں وہ بعض چیزوں پر قادر نہیں ہے ہر چیز پر قادر نہیں ہے، اُس کا کیا ایمان ہوگا؟!

جو کلمہ تو پڑھتا ہے "**محمد** رسول اللہ" لیکن وہ یہ بھی سوچتا ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے بغیر جنت میں جاسکتا ہے، تو پھر اتباع کس چیز کی کرنی ہے؟!

میرے بھائی! اس لیے اگر کام کرنا ہے تو ٹھیک طریقے سے کریں، سب سے پہلے علم ہے، پھر عمل ہے، پھر دعوت ہے پھر صبر ہے۔

اور یہی دعاۃ اور یہی جماعتیں سورۃ العصر کو بار بار پڑھتے رہتے ہیں اور بار بار بطور دلیل اس سورۃ کو بیان کرتے رہتے ہیں لیکن کاش اس سورۃ کو سمجھ لیتے جیسا کہ سمجھنے کا حق ہے! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

﴿وَالۡعَصۡرِۙ﴾ (قسم ہے زمانے کی) ﴿اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِىۡ خُسۡرٍۙ﴾ (بے شک سارے کے سارے انسان خسارے میں ہیں) ﴿اِلَّا﴾ استثناء ہے (سوائے اِن لوگوں کے (اب یہ لوگ خسارے سے بچے ہوئے ہیں اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو پھر خسارے میں ہیں یقیناً))۔ سب سے پہلے کیا ہے دعوت ہے تواصو بالحق ہے سب سے پہلے؟!:

1- ﴿اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ سب سے پہلے ایمان اور ایمان علم کے مترادف ہے ﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ ایمان کی بنیاد ہے اللہ تعالی پر ایمان، اللہ تعالیٰ پر ایمان کی بنیاد ہے لاالہ الااللہ، اور لاالہ الااللہ سے پہلے اللہ تعالی فرماتے ہیں ﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ تو بغیر علم کے ایمان ممکن ہی نہیں ہے۔

2- ﴿اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾، جب ایمان ہے علم ہے اور بغیر علم کے ایمان ممکن نہیں ہے، بغیر علم کے ارکان ایمان کو جاننا ممکن نہیں ہے، بغیر علم کے صحیح عقیدے کو جاننا ممکن نہیں ہے، بغیر علم کے نواقض اسلام کو جاننا بھی ممکن نہیں ہے جو ہم پڑھ رہے ہیں اس لیے علم لازمی ہے ﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾، جب یہ جان لیا ایمان مضبوط ہوا اب عمل ہے خود عمل کریں ﴿اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾۔

3- پھر تیسرے نمبر ہے ﴿وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ﴾۔

4- چوتھے پر ہے ﴿وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾۔(العصر:1-3)۔

ہم ابتداء ہی تیسرے نمبر سے کرتے ہیں یہ کون سی دعوت ہیں؟! چاہے جماعت کی شکل میں ہوں چاہے انفرادی شکل میں ہوں چاہے کسی بھی ادارے سے ہوں میرے بھائی اللہ تعالیٰ کے لیے سب سے پہلے علم حاصل کرو اپنا علم مضبوط کرو اپنا ایمان مضبوط کرو، ثابت قدمی ایسے نہیں ملتی بغیر علم کے بغیر ایمان کے۔ واپس آتے ہیں درس کی طرف۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں، ردّت کی انواع بہت زیادہ ہیں اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اس رسالے میں اُن میں سے جو سب سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں اُن کا ذکر کیا ہے (یعنی دس کا ذکر جن کا کیا ہے) ورنہ نواقض بہت زیادہ ہیں فقہ کی کتابوں میں حکم المرتد میں آپ کو مل جائیں گے اور شیخ عبداللہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ ہے ''اَلْكَلِمَاتُ النَّافِعَةُ فِي الْمُكَفِّرَاتِ الْوَاقِعَةِ'' دُرَرالسّنیۃ نے اس کی طباعت کی ہے، اور ان کے علاوہ اور بھی کتابیں ہیں جن میں ان دس سے زیادہ نواقض اسلام کا ذکر کیا گیا ہے۔

اور شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ)، اور آج کے زمانے میں جب جہالت عام ہو چکی ہے اور دین کی غربت شدت تک پہنچ چکی ہے ایسے لوگ نکلے ہیں جو علم کے نام پر کہتے ہیں:

"لوگوں کی تکفیر مت کرو مسلمان کہلوانا کافی ہے یہ کافی ہے میں کہوں کہ میں مسلمان ہوں پھر وہ جو کچھ کرنا چاہتا ہے اسے کرنے دو، اگر وہ غیر اللہ کے لیے قربانی بھی کرتا ہے اگر (نعوذ باللہ) اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی بھی دیتا ہے جو کچھ وہ کرنا چاہتا ہے وہ کرتا رہے جب اُس نے کہہ دیا میں مسلمان ہوں تو پھر اسے اب کافر مت کہو اُس کی تکفیر مت کرو"

شیخ صاحب فرماتے ہیں اس اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں باطنی، قرامطۃ، اور اس میں قبر پرست بھی داخل ہو جاتے ہیں، اس میں روافض بھی داخل ہو جاتے، اس میں قادیانی بھی داخل ہو جاتے ہیں، اور اس میں تو ہر وہ شخص داخل ہو جاتا ہے جو دعویٰ کرتا ہے اسلام کا، وہ لوگ کہتے ہیں:

"کسی کی تکفیر مت کرو یعنی کسی پر کفر کا فتویٰ مت لگاؤ جو کچھ وہ کر رہا ہے اسے کرنے دو، یا جو کچھ وہ کر رہا ہے اس کی بنیاد پر اس پر کفر کا فتویٰ مت لگاؤ جو وہ عقیدہ رکھنا چاہتا ہے اسے رکھنے دو مسلمانوں میں تفرقہ پیدا مت کرو"

شیخ صاحب فرماتے ہیں "سُبْحَانَ اللہِ!!" ہم مسلمانوں کا آپس میں تفرقہ نہیں پیدا کرتے اور نہ یہ کبھی کرتے ہیں لیکن یہ کیسے مسلمان ہیں یہ تو مسلمان ہی نہیں ہیں جب نواقض اسلام کا ان لوگوں نے ارتکاب کیا وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو گئے، تو یہ بات جو ہے کہ مسلمانوں کا آپس میں تفرقہ مت کرو یہ بات تو سچی ہے لیکن اس باطل مراد ہے کیونکہ صحابہ کرام نے (رضی اللہ عنہم اجمعین) جب عرب میں سے بعض لوگ مرتد ہوئے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد اُن سے قتال کیا انہوں نے یہ نہیں کہا کہ تم مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کر رہے ہو، کیونکہ یہ لوگ مسلمان ہی نہیں تھے جب تک وہ ردّت پر تھے، اور یہ اس سے بھی زیادہ شدید بات ہے کہ کسی کافر کو یہ کہنا کہ وہ مسلمان ہے۔

اور یہ بھی آئے گا (شیخ صاحب فرماتے ہیں) کہ ردّت میں سے ایک یہ بھی ناقض ہے نواقض اسلام میں سے جن کا شیخ صاحب نے ذکر کیا ہے اس رسالے میں **"کہ جو کافر کو کافر نہیں کہتا یا اس کے کفر پر شک کرتا ہے"**، اور یہ مسئلہ بھی ایسا ہی ہے جو کافر کو کافر نہیں کہتے یا اُس پر شک کرتے ہیں تو ایسا شخص اُس کی طرح کافر ہے یہ لوگ کہتے ہیں "مسلمانوں میں سے کسی پر بھی کفر کا فتویٰ مت لگاؤ جو کچھ وہ کرنا چاہتا ہے وہ کر رہا ہے اس کی مرضی ہے وہ جب تک لا الٰہ الا اللہ کہہ رہا ہے تو اس کی تکفیر نہیں ہو سکتی"۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں وہ لوگ کہتے ہیں جو مخالفین ہیں **"تم لوگ ملاحدۃ کے خلاف جدجہد کرو جو الحاد کر رہے ہیں اِن لوگوں کو چھوڑ دو جو اسلام کے دعوے دار ہیں"۔**

شیخ صاحب فرماتے ہیں ہم اُن سے یہ کہتے ہیں کہ یہ اُن ملاحدۃ سے جو ملحد ہیں (جو اللہ تعالیٰ کے وجود کے انکاری ہیں جو دین کا انکار کرنے والے ہیں اُن کو ملاحدۃ کہتے ہیں) شیخ صاحب فرماتے ہیں: یہ لوگ جو ہیں اُن ملاحدۃ سے زیادہ خطرناک ہیں کیونکہ جو ملاحدۃ ہیں جو ملحد لوگ ہیں جو اسلام سے دور ہیں اسلام میں داخل نہیں ہوئے یا دشمنان اسلام ہیں انہوں نے اسلام کا دعویٰ نہیں کیا کبھی اور نہ انہوں نے کبھی یہ کہا ہے کہ جو ہم کر رہے ہیں یہ اسلام ہے، لیکن یہ لوگ لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں اور جن کفریات کا یہ ارتکاب کرتے ہیں کہتے ہیں یہی اسلام ہے یہ لوگ ملاحدۃ سے بھی زیادہ خطرناک ہیں اور جو ردّت ہے (نعوذ باللہ) وہ الحاد سے بھی زیادہ شدید ہے اور خطرناک ہے "وَالْعِيَاذُ بِاللهِ"۔

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں ہمیں چاہیے کہ ہم اپنا موقف جان لیں ان اُمور کے تعلق سے اور اُن میں تمیز کریں اور اُن کو اچھی طرح سمجھ لیں کیونکہ آج ایسا دور ہے جس میں بہت ساری چیزوں کا خلط ملط کیا گیا ہے اور ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو کتابیں لکھتے ہیں تالیفات لکھتے ہیں اور نقد بھی کرتے رہتے ہیں اور محاضرات بھی دیتے رہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی تکفیر مت کرو۔

ہم اُن سے یہ کہتے ہیں (شیخ صاحب فرماتے ہیں)، ہم اُن کی تکفیر کرتے ہیں جو دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتے ہیں جو مسلمان ہے اُس کی تکفیر کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔

آج کے درس میں اتنا کافی ہے ان شاء اللہ اگلے درس میں جو سب سے پہلا ناقض ہے اُس پر بات کریں گے اور آج کی نشست میں بڑے اختصار کے ساتھ جو ہم لوگوں نے سمجھا ہے اُس کا ذکر پھر سے کرتے ہیں:

شیخ صاحب کی اس عبارت پر آج کا درس تھا کہ "أَنَّ نَوَاقِضَ الْإِسْلَامِ عَشَرَةٌ" (نواقض اسلام دس ہیں)، نواقض جمع ناقض ہے ہم یہ جان چکے ہیں ناقض کہتے ہیں وہ چیز جو کسی چیز کو باطل کر دیتی ہے جیسا کہ نواقض الوضوء ہیں (وہ چیزیں جو وضو کو ختم کر دیتی ہیں)، اور پھر اسلام کے تعلق سے شیخ صاحب نے فرمایا ہے۔

اور پھر ردّت کیا ہے اُس کو ہم نے جانا ہے چند آیات اور احادیث اس تعلق سے شیخ صاحب نے بیان کی ہیں اور پھر صحابہ کرام کی جنگ مرتدین کے خلاف کیونکہ اگر کوئی شخص مرتد نہیں ہو سکتا تو صحابہ کرام کبھی بھی اُن کے خلاف جنگ نہ کرتے اور یہ کہتے کہ کلمہ پڑھنے والے مسلمان ہیں تو اُن کے خلاف کیا جنگ کرنی ہے؟!

جب صحابہ کرام جو امت کے سردار ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس دین کے محافظ رہے ہیں، اور جن کے اقوال اور افعال قرآن مجید اور صحیح احادیث کی ترجمانی کرتے ہیں جنہوں نے قرآن اور صحیح حدیث کو صحیح طریقے سے اور بہترین طریقے سے سمجھا ہے اور جن کی سمجھ حجت ہے اور جن کی سمجھ کو اپنانے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے جن کا راستہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (النساء:115) ہے اور جو اِس راستے کو اُس کو جاننے کے بعد چھوڑ دیتے ہیں وہ لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں۔

جن کا راستہ صراط مستقیم ہے اور ہم ہر فرض نماز میں (بلکہ ہر نماز میں اور کم سے کم فرض نماز میں) سترہ (17) مرتبہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ (الفاتحہ:5-6)، یہ صحابہ کرام کا راستہ ہے سلف صالحین کا راستہ ہے جب اُنہوں نے ان کلمہ پڑھنے والوں کے خلاف تلوار اٹھائی اور مرتد قرار دیا دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا جنہوں نے زکوۃ دینے سے انکار کیا اگرچہ اُن کی بھی مختلف قسمیں تھیں جیسا کہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں فتح الباری میں:

"وہ سارے کے سارے زکوۃ کے منکرین نہیں تھے جو زکوۃ کا انکاری ہے جو یہ کہتا ہے کہ زکوۃ واجب یا فرض نہیں ہے وہ دائرۂ اسلام سے ہی خارج ہے، تو ایسے لوگ بھی تھے اور وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے زکوۃ دینے سے انکار کیا سستی کی وجہ سے یا یہ غلط فہمی تھی کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات پا چکے ہیں تو ہم کس کو زکوۃ دیں"

الغرض تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جب صحابہ کرام نے مرتدین کے خلاف جو کلمہ پڑھنے کے بعد دائرۂ اسلام سے خارج ہوئے اُن سے یہ ناقض ہوا کہ انہوں نے یہ کہا کہ زکوۃ فرض نہیں ہے اور کفر کر بیٹھے تو اُن کے خلاف تلوار اٹھائی گئی کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔

میں یہ بات اس لیے کر رہا ہوں کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کفر کسی صورت میں جائز نہیں ہے کیونکہ لوگ تکفیر کرتے ہیں مسلمانوں پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں، جیسا کہ آج مختلف تنظیمیں آئی ہیں داعش ہے القاعدہ ہے اور دیگر ایسی تنظیمیں ہیں جو تکفیر کرتے ہیں مسلمانوں کی۔

توہم یہ کہتے ہیں کہ تکفیر بذات خود جو ہے وہ ایک شرعی طریقہ ہے بشرطیکہ نصوص اور دلیل کی بنیاد پر ہو شریعت کے ضوابط کی بنیاد پر ہو غلو سے کام نہ لیا جائے۔ یہ لوگ جو ہیں یہ تکفیر میں غلو کرنے والے ہیں یہ جو خوارج ہیں جو کبیرہ گناہ پر تکفیر کرتے ہیں یا حکمرانوں کی تکفیر کرتے ہیں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر وہ تکفیر غلط کریں تو تکفیر ہے ہی نہیں سرے سے، یہ بات غلط ہے! اگر غلط ہوتی تو پھر صحابہ کرام کیوں کرتے تکفیر؟! صحابہ کرام کیوں اُن کے خلاف جہاد کرتے؟! صحابہ کرام نے کیا کلمہ پڑھنے والے مسلمانوں کے خلاف انہوں نے کوئی جنگ کی ہے یا اُن پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے؟! (نعوذ باللہ)۔

تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تکفیر اگر حدود شریعت کے اندر ہو تو جائز ہے اور اگر تکفیر بغیر دلیل کے ہو شریعت کی حدود سے باہر ہو اور غلو کے راستے کو اختیار کیا جائے تو بالکل جائز نہیں ہے بالکل غلط ہے!

اور پھر شیخ صاحب نے اس کا بھی ذکر کیا ہے کہ بعض ایسے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ تکفیر کرو ہی نہیں تکفیر کا جود ہی نہیں ہے جیسے مرجئہ کا قول ہے کلمہ ایک دفعہ پڑھ لیا کافی ہے کیوں لوگوں پر کفر کے فتوے لگاتے ہو؟! یہ دوسری ایکسٹریم (Extreme) ہے یعنی افراط اور تفریط سے کام لیا گیا ہے اور اہل سنت والجماعت کا راستہ ہمیشہ میانہ روی کا وسطیت کا راستہ رہا ہے نہ غلو ہے تکفیر میں اور نہ ہی غلو ہے عدم تکفیر میں کہ تکفیر کرنی ہی نہیں ہے۔

اور پھر شیخ صاحب حفظہ اللہ (شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ) نے اُن ملاحدہ کا بھی ذکر کیا ہے آخر میں کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ تم لوگوں کو چاہیے جو غیر مسلم ہیں جو دشمنان اسلام ہیں اُن کے خلاف تم جدوجہد کرو کیوں لوگوں کو پریشان کرتے ہو مسلمانوں کا آپس میں تفرقہ پیدا کرتے ہو تکفیر کرتے رہتے ہو؟!

تو پھر اس کا جواب بھی شیخ صاحب نے بڑے اچھے اور پیارے انداز میں دیا ہے کہ ملاحدہ کا خطرہ ان لوگوں سے کم ہے کیونکہ جو لوگ دائرۂ اسلام میں رہ کر کلمہ پڑھتے ہوئے لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں آج قبر پرستی دین بن چکی ہے، آج

جہالت کی انتہا ہو گئی ہے جہل مرکب کی انتہا ہو گئی ہے! آپ یہ دیکھیں کہ جو توحید خالص کی طرف دعوت دیتا ہے کہتے ہیں یہ شرک ہے یہ اہل فتنہ ہیں یہ لوگ امت میں تفرقہ چاہتے ہیں!

اور جو لوگ شرک میں مبتلا ہیں جو قبر پرستی کر رہے ہیں آپ جا کر دیکھ لیں ہمارے ملکوں میں کیا ہوتا ہے (اِلا من رحم اللہ سبحانہ وتعالیٰ) مزارات آباد ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے گھر ویران ہیں! مزارات میں ہوتا کیا ہے کیا عبادات غیر اللہ کے لیے صرف نہیں کی جاتیں؟! کہتے ہیں یہ عین توحید ہے (جہل مرکب کی انتہا دیکھیں!)۔

تو آج اتنے بڑے یعنی خطرناک دور سے ہم گزر رہے ہیں اور لوگ کہتے ہیں نہیں! کافر کو دیکھو امریکہ کو دیکھو، فلاں فلاں کافر کو دیکھو وہ ہمارے دروازے پر کھڑے ہیں اِن کو چھوڑ دو۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں جو ملاحدہ ہیں وہ اسلام کے نام پر غلطیاں نہیں کر رہے اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں جو بھی غلطیاں کر رہے ہیں وہ یہ نہیں کہتے کہ یہ اسلام ہے، لیکن آج کا مسلمان جو لوگ قبر پرستی کا راستہ اختیار کر چکے ہیں یا بدعات کا راستہ اختیار کر چکے ہیں وہ لوگ کہتے ہیں کہ جو ہم کر رہے ہیں یہی اسلام ہے، تو کتنی خطرناک بات ہے!

تو ہمیں سب سے پہلے اپنے گھر کی صفائی کرنی ہے جب تک ہمارا اپنا گھر صاف نہیں ہو گا جب تک ہمارے اپنے عقائد درست نہیں ہوں گے جب تک ہمارے اپنے دل پاک اور صاف نہیں ہوں گے ہم کافر کا کیا مقابلہ کر سکتے ہیں؟! ہم اپنی خواہش نفس کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو کافر دشمن کا ہم کیا مقابلہ کریں گے؟!

اس لیے جہاد کو دیکھیں مدینہ میں سن 2 ہجری میں جہاد مشروع ہوا اُس سے پہلے یہ پندرہ سالہ جو زندگی تھی کیا تھا؟ تیرہ سال مکہ میں پھر دو سال جو ہے مدینہ میں جہاد کیوں مشروع نہیں تھا؟

تو یہ تیرہ یا پندرہ سال کی زندگی جو تھی اس میں تربیت تھی، سب سے پہلے جہاد جو تھا خواہش نفس کے خلاف جہاد تھا مسلمانوں کی تربیت ہوئی ایمان پر تربیت ہوئی تقویٰ پر تربیت ہوئی ہے، توحید پر تربیت ہوئی اتباع سنت پر تربیت ہوئی ہے اور جب یہ مسلمان اس قابل ہوا کہ اب اس کا ایمان مضبوط ہے متقی وپرہیز گار ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہے قربانی دینے والا ہے (ہجرت میں کیا تھا؟ سب قربانی کا سبق ہے) ہجرت میں دنیا کو قربان کرنے والے جب لوگ نکلے اللہ تعالیٰ کے راستے میں اور کلمہ توحید کی سربلندی کے لیے اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر

عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے دنیا قربان کر دی تو پھر لوگوں نے جہاد کیا۔آج چھوٹی سی چند خواہشات نفس ہم قربان نہیں کر سکتے ہم کہتے ہیں ہم جہاد کرنا چاہتے ہیں!

تو پھر ملاحدہ اور یہ لوگ جو قبر پرستی اور بدعات کا راستہ اختیار کر چکے ہیں یہ اُن سے زیادہ خطرناک ہیں اور ہمیں چاہیے کہ ہم لوگوں کو اِن سے آگاہ کریں۔

اور پھر تکفیر شیخ صاحب کا آخری جو جملہ تھا پھر میں اُسے پڑھ رہا ہوں شیخ صاحب فرماتے ہیں "وَنَقُولُ: نَحْنُ نُكَفِّرُ مَنْ خَرَجَ عَنِ الْإِسْلَامِ" (اور اُن کی تکفیر کرتے ہیں جو دائرۂ اسلام سے خارج ہوئے مسلمان کی تکفیر کرنا جائز نہیں ہے)۔

((واللہ أعلم))۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (01.نواقض الاسلام) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔